ٹیلی مواصلات: ٹیلی فون کی سہولیات ناقص ہیں۔ اندازاً کل ۲۶۲ ملین ٹیلی فون لائنوں میں سے شہری علاقوں میں ہر ۱۰۰ افراد کے لیے صرف ۱۷ ٹیلی فون سیٹ ہیں۔ اور دیہی علاقوں میں ہر ۱۰۰ افراد کے لیے ۶٫۷ ٹیلی فون سیٹ ہیں۔ الماتا میں ۱۸۴،۰۰۰ ٹیلی فون سیٹ ہیں۔ ٹی وی سیٹ ۴،۷۵۰،۰۰۰ اور ریڈیو سیٹ ۴،۰۸۸،۰۰۰ ہیں۔

مسلّح افواج

مسلّح افواج تین حصوں پر مشتمل ہیں۔ فوج، نیشنل گارڈ اور سیکورٹی فورسز (داخلی اور سرحدی دستے)

افرادی قوّت کی دستیابی:

مرد (۱۵ — ۴۹ سال کے درمیان) ۴،۴۳۲،۷۱۶

فوجی خدمات کے لیے موزوں: ۳،۵۵۴،۲۰۹

فوجی عمر: (۱۸ سال) تک پہنچنے والے افراد کی سالانہ تعداد: ۱۵۴،۹۸۹ (۱۹۹۴ء اندازاً)

دفاعی اخراجات

۱۹۹۳ء میں دفاعی اخراجات کا اندازہ ۶۹۶۳۲۶ بلین روبلز لگایا گیا تھا۔ یہ رقم کل داخلی پیداوار کا (نامعلوم) فیصد حصہ ہے۔

نوٹ: حالیہ زرمبادلہ کی شرح کے اعتبار سے دفاعی بجٹ کی امریکی ڈالر میں تبدیلی گمراہ کن نتائج کی حامل ہو سکتی ہے۔

روس - چیچن تعلقات

محمد ارشد خان

چیچنیا سے روسی افواج کا انخلاء: محرکات و مضمرات

روس کے صدر بورس یلسن نے مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۶ء کو جراحت قلبی کے بعد ہسپتال سے فارغ ہوتے ہی چیچنیا سے بچے کھچے روسی فوجیوں کے مکمل انخلاء کا حکم دے دیا ہے۔ روسی صدر کا یہ

فیصلہ اس لحاظ سے حیران کن بھی ہے، کہ چیچن جانبازوں کو فوجی طاقت کے ذریعے کچلنے میں ناکامی کے بعد چیچنیا سے "روسی فوجیوں کے مکمل انخلاء" کا اعلان بلاشبہ اعترافِ شکست کے مترادف ہے۔ صدر یلسن نے اس موقع پر کہا:

"تنازعہ کا عسکری حل تلاش کرنا ناممکن ہے۔ روس سمجھتا ہے کہ چیچن عوام کو بندوق کی نوک پر زیر کرنے کی بجائے اُنہیں اپنی مرضی سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جانا چاہیے۔"

صدر یلسن نے مزید کہا کہ واپس بلائے جانے والے روسی فوجیوں کو چیچنیا کی کسی پڑوسی ریاست میں تعینات کیا جائے گا۔ صدارتی فرمان کے تحت وزارت داخلہ اور آرمی بریگیڈ کے آخری دو یونٹ بھی ۲۵ جنوری ۷۹ء تک چیچنیا خالی کر دیں گے۔ یکم دسمبر ۹۶ء سے روسی فوج کے یہ دستے چیچنیا سے نکلنا شروع ہو گئے ہیں۔

چیچن رہنماؤں نے جمہوریہ سے روسی فوج کے انخلاء سے متعلق صدر یلسن کے اعلان پر محتاط ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنی فتح قرار دیا ہے۔ چیچن وزیراعظم اسلان مسخادوف نے، جو صدر یلسن کے مذکورہ فیصلے کے منظر عام پر آنے سے ایک گھنٹہ بعد ماسکو پہنچے، ایک مقامی ہوٹل میں اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر یلسن کے اس صدارتی فرمان پر یوں تبصرہ کیا:

"ہمارا مقصد روسی فوج پر عسکری برتری حاصل کرنا نہیں تھا۔ روس ایک بڑا ملک ہے۔ اس کے پاس ایٹمی میزائل ہیں۔ ہم تو اس لیے لڑ رہے تھے کہ ہماری سرزمین پر کوئی روسی فوجی باقی نہ رہے تاکہ ہم اپنے عوام کو قتل ہونے سے بچا سکیں۔ میں سمجھتا ہوں ہم اس مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔"

ماسکو کے وسط میں واقع ماسکو ہوٹل کو، جہاں اسلان مسخادوف پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے، بھاری اسلحہ سے لیس پولیس نے سخت حفاظت میں لے رکھا تھا۔ کانفرنس روم میں چیچن عسکریت پسند بھی موجود تھے، جنہوں نے اپنے کندھوں سے پستول لٹکا رکھے تھے۔ اسلان مسخادوف نے چیچن جنگ کے دوران ہلاک ہونے والوں کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے کہا:

"اس خون ریز جنگ میں ایک لاکھ کے قریب افراد ہلاک ہوئے اور چار ہزار چیچن حریت پسند کام آئے۔"

اگرچہ اسلان مسخادوف اور چیچن حکومت کے دیگر رہنما، جنہیں روس اب باقاعدہ چیچن نمائندوں کی حیثیت سے تسلیم کر چکا ہے، صدر یلسن کے اس اعلان پر کسی قسم کے تبصرہ کے سلسلہ میں انتہائی محتاط ہیں۔ پھر بھی بسا اوقات جذبات جبری بندشوں سے آزاد ہو کر اپنے اظہار کا راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ چیچنیا کی مخلوط حکومت کے نائب وزیراعظم اور حکومت کے اہم ترجمان مولادی اودوگوف نے اس موقع پر

اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا:

"میں سمجھتا ہوں جب ہمیں ڈاکو کہا جاتا تھا تو یہ خود روسی فوج کی توہین کے مترادف تھا کہ یہ کس قدر نااہل فوج ہے جو گزشتہ دو سالوں سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کر رہی ہے اور انہیں شکست دینے میں ناکام رہی ہے۔"

چیچن رہنماؤں کی خوشی بجا ہے۔ کیونکہ روسی صدر نے چیچنیا سے روسی فوجی دستوں کے مکمل انخلاء کا حکم دے کر ان کے ایک بڑے مطالبے کو پورا کر لیا ہے۔ روسی صدر اس سے قبل سیکورٹی کونسل کے سابق سربراہ الیگزنڈر لیبد اور چیچن رہنماؤں کے درمیان طے پانے والے معاہدہ پر زیادہ خوش نہیں تھے۔ اگرچہ انہوں نے محتاط انداز میں معاہدہ کی حمایت کی تھی مگر پھر بھی چیچنیا سے روسی فوجیوں کے مکمل انخلاء سے متعلق وہ اپنے تحفظات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدر یلسن اب چیچن عسکریت پسندوں کو اتنی بڑی رعایت دینے کے لیے کیوں تیار ہو گئے ہیں؟ صدر یلسن کے اس اقدام کے پیچھے دو عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں:

اولاً، صدر یلسن بیمار ہونے کے باعث زیادہ دباؤ برداشت کرنے کے متحمل نہیں ہیں۔ انہیں ایک طرف ملک کی ابتر معاشی صورت حال اور دوسری طرف حکومتی ارکان کے درمیان اقتدار کے لیے پائی جانے والی کشمکش کا سامنا ہے۔ الیگزنڈر لیبد کی ان کے عہدے سے برطرفی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ ان حالات میں چیچنیا میں روسی فوج کی موجودگی ایک بار پھر جنگ کو دعوت دے سکتی تھی۔ کیونکہ چیچن عوام اور عسکریت پسند جمہوریہ میں روسی فوج کی موجودگی کو قطعاً برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ صدر یلسن نے اپنے مسائل محدود کرنے اور اپنی توجہ ملک کے اقتصادی مسائل اور حکومتی ارکان کے درمیان اقتدار کی کشمکش پر مرکوز رکھنے کے لیے چیچنیا میں موجود آخری روسی فوجی دستوں کے انخلاء کا حکم دے دیا ہے۔

ثانیاً، صدر یلسن کو یقین ہے کہ فوجی کارروائی کے ذریعے چیچنیا پر قبضہ کرنا اور پھر اس قبضے کو برقرار رکھنا آسان نہیں ہے۔ چھ اگست (۱۹۹۶ء) کو گروزنی پر چیچن عسکریت پسندوں کے حیرت انگیز حملے اور اس کے نتیجے میں دارالحکومت پر قبضے نے ان کی آنکھیں کھول دی تھیں۔

اب جبکہ تمام روسی فوجی چیچنیا سے نکل جائیں گے تو کیا روس چیچنیا کو اپنے حال پر چھوڑ دے گا؟ اور جمہوریہ سے وابستہ اپنے مفادات سے دستبردار ہونے کے لیے تیار ہو جائے گا؟ یہ حقیقت ہے کہ جمہوریہ چیچنیا قدرتی وسائل بالخصوص تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ فی الحال یہ ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ان قدرتی وسائل کو نظر انداز کرتے ہوئے روس چیچنیا سے لاتعلق ہو جائے گا۔ چیچنیا سے روسی فوج کے مکمل انخلاء کا حکم جمہوریہ کے ساتھ بہتر تعلقات کے قیام کی طرف روس کا پہلا قدم ہے۔ صدر یلسن

سمجھنے لگے ہیں کہ چیچنیا کے ساتھ اچھے تعلقات کے قیام سے ہی وہ اس سے وابستہ اپنے مفادات کا بہتر تحفظ کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدر کی طرف سے جمہوریہ سے روسی فوج کے مکمل انخلاء کے اعلان سے تھوڑی ہی دیر بعد چیچن وزیر اعظم اسلان مسخادوف اور روسی وزیر اعظم وکٹر چرنومیر دین کے درمیان باروِیخا (Barvikha) میں، جو ماسکو کے مضافات میں واقع ایک صحت افزا مقام ہے اور جہاں صدر یلسن جراحت قلبی کے بعد صحت یاب ہونے کے لیے قیام پذیر ہیں، دونوں رہنماؤں نے چیچنیا اور روس کے درمیان "خصوصی اقتصادی تعلقات" پر تبادلۂ خیال کیا اور کئی معاہدات پر دستخط بھی کیے۔

فریقین نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ۲۷ جنوری کو جمہوریہ میں صدارتی و پارلیمانی انتخابات کے نتیجے میں عوام کی مرضی سے قائم ہونے والی حکومت اور روسی حکومت کے درمیان ان "خصوصی اقتصادی تعلقات" کے معاملہ پر باضابطہ مذاکرات کا سلسلہ آگے بڑھایا جائے گا۔ روسی وزیر اعظم وکٹر چرنومیر دین اور چیچن وزیر اعظم اسلان مسخادوف کے درمیان ملاقات میں ۲۷ جنوری سے قبل روس اور چیچنیا کے درمیان تعلقات کی نوعیت اور ان تعلقات کی تنظیم سے متعلق رہنما اصولوں کے سلسلہ میں بھی ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ معاہدہ میں یکم دسمبر تک دوطرفہ تجارت، خدمات اور کسٹم کے قواعد و ضوابط کی روس اور چیچن قوانین کے تحت انجام دہی سے بھی اتفاق کیا گیا۔ معاہدے کے تحت روس اور چیچنیا کے درمیان ریل، ہوائی اور زمینی ٹریفک بحال کر دی جائے گی۔ ایک اور معاہدہ پر بھی دستخط کیے گئے جس کے تحت روس اور چیچنیا کے درمیان خصوصی اقتصادی تعلقات کا تعین ۲۷ جنوری کے صدارتی اور پارلیمانی انتخابات کے نتیجے میں تشکیل پانے والی نئی چیچن حکومت کے ساتھ مذاکرات کے بعد کیا جائے گا۔

قوم پرست اور کمیونسٹ عناصر چیچنیا سے روسی فوج کے مکمل انخلاء کی بھرپور مخالفت کر رہے ہیں۔ کمیونسٹوں نے، جن کی روسی ایوانِ زیریں ڈوما میں اکثریت ہے، صدر یلسن کے فوجی انخلاء کے فیصلے کے خلاف فوری ردّعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے غیر آئینی اقدام قرار دیا۔ اُنہوں نے ایوان میں حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کی دھمکی بھی دی تاہم وہ فعلاً ایسا کرنے سے باز رہے۔ اب اگرچہ وہ عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کی بات تو نہیں کر رہے ہیں مگر صدر یلسن کے اس فیصلے کی حمایت بھی نہیں کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک صدر یلسن کا مذکورہ فیصلہ جمہوریہ چیچنیا کی روس سے مکمل علیحدگی کی راہ ہموار کرے گا۔